بسم اللہ الرحمن الرحیم

شبِ قدر کے فضائل

یقیناً ہم ہی نے نازل کیا قرآن کو شبِ قدر میں۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی ہے۔ (سورۃ القدر)

قرآن کے ان الفاظ سے پتا چلتا ہے کہ شب قدر ایک ایسی بابرکت رات ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں ہی قرآن حکیم نازل ہوا، اسی میں فرشتے اور جبرائیل زمین پر اترتے ہیں اور اس میں صبح ہونے تک خیر و برکت کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ ذیل میں ان نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔

نزولِ قرآن: اللہ تعالی نے شب قدر کی فضیلت کی بڑی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا۔ سورۃ الدخان میں اسی رات کو مبارک رات قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ ہم نے اسے ایک برکت والی رات میں نازل کیا۔ اس رات میں قرآن نازل کرنے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ اس میں پورا قرآن فرشتوں کے حوالے کیا گیا اور پھر حالات اور واقعات کے مطابق جبرائیلؑ ان آیات کو اللہ کے حکم سے نبی ﷺ پر نازل کرتے رہے۔ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قرآن کے نزول کی ابتداء اس رات سے ہوئی۔

ہزار مہینوں سے بہتر: شب قدر کی فضیلت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ نکتہ بھی قابل توجہ ہے کہ اس رات کو ہزار مہینوں سے بہتر بتایا گیا ہے مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ کس قدر بہتر ہے دس درجہ، سو درجہ، ہزار درجہ یا اس سے بھی زیادہ۔ دراصل اس میں مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ شب قدر تمام زمانوں سے افضل ہے یعنی جتنی مدت کا تم تصور کرسکتے ہو شب قدر اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ اگر کوئی شخص ہزار ماہ (83 سال 4 ماہ) تک مسلسل اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرے تو بھی ایک شب قدر کی عبادت اس طویل عبادت سے بہتر ہے جبکہ اس طویل مدت میں کوئی شب قدر نہ ہو۔ لیکن اگر طلب سچی ہو تو ہر سال بھی شب قدر نصیب ہوسکتی ہے اور یوں ذرا سی محنت سے ہزاروں، لاکھوں مہینوں کی عبادت کا ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

نزولِ روح و ملائکہ: شب قدر کی رات وہ رات ہے جس میں اللہ تعالی تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کے لیے فرشتوں کے سپرد کردیتے ہیں۔ روح سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں جو فرشتوں سمیت اس رات میں زمین پر اترتے ہیں، ان کاموں کو سرانجام دینے کے لیے جن کا فیصلہ اس سال میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔ اس کی تائید سورۃ دخان کی اس آیت سے ہوتی ہے کہ اس رات میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ صادر کردیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب شب قدر آتی ہے تو جبرائیلؑ فرشتوں کے جھرمٹ میں زمین پر اترتے ہیں اور اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ کی عبادت کر رہا ہو۔ (مشکوٰۃ)

سلامتی والی رات: یہ اس معنی میں سلامتی والی رات ہے کہ مومن اس رات کو شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں یا فرشتے اہل ایمان کو سلام عرض کرتے ہیں۔ شب قدر کے لیے نبی ﷺ نے یہ خصوصی دعا بھی بتلائی ہے۔ *اللھم انک* عفو تحب العفو فاعف عنی (ترمذی، ابن ماجہ)

شب قدر کا تعین

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق رات میں تلاش کرو۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، احمد) اس معاملے میں جو روایات حضرت معاویہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ وغیرہ بزرگوں سے مروی ہیں ان کی بنا پر علمائے سلف کی بڑی تعداد 27 ویں رمضان کو ہی شب قدر سمجھتی ہے۔ شب قدر کے تعین میں آئمہ دین کے بھی مختلف اقوال پائے جاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا ایک قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ علمائے شافعیہ کا قول ہے کہ اسکا 21 ویں شب میں ہونا اقرب ہے۔ امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ شب قدر رمضان کی کسی متعین رات میں ہوتی ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کی نزدیک یہ رمضان کی آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے کسی سال کسی رات میں اور کسی سال کسی اور رات میں۔ غالباً اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس رات کا تعین اس لیے نہیں کیا گیا کہ شب قدر کی فضیلت سے فیض اٹھانے کے شوق میں لوگ زیادہ سے زیادہ راتیں عبادت میں گزاریں اور کسی ایک رات پر اکتفا نہ کریں۔

وعید: نبی ﷺ نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو اس رات سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم رہا۔ (سنن نسائی، مشکوٰۃ) لہذا جو بھائی پوری رات عبادت نہ کرسکیں انہیں چاہیے کہ کم ازکم آخری عشرہ میں عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کریں تاکہ اس رات کی برکات میں کچھ نہ کچھ حصہ انہیں بھی نصیب ہوسکے۔